اداریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وبہ نستعین......

مصلحت عامہ کی خاطر مساجد و مدارس کی منتقلی یا انہدام

ان دنوں یہ مسئلہ بہت سے لوگوں کو درپیش ہے کہ برسوں سے ایک جگہ آباد لوگ کسی سرکاری اسکیم، سڑک، موٹر وے، دفاعی تنصیبات یا دیگر مصلحت عامہ کے اداروں یا کاموں کی زد میں آتے اور سخت پریشان ہوتے ہیں۔ اسی طرح مساجد و مدارس بھی بسا اوقات ان منصوبوں کی زد میں آتے اور منتقل کئے جاتے یا منہدم کئے جاتے ہیں۔ اس سلسلہ میں ہمیں متعدد خطوط لیاری موٹر وے کے متاثرین کی طرف سے موصول ہوتے رہے ہیں۔ ہر چند کہ یہ کوئی نئی بات نہیں ایسی ہی صورت ازمنہ ماضیہ میں بھی لوگوں کو پیش آتی رہی ہے۔ تاہم اپنی جگہ ایک مسئلہ تو ہے۔

یاد رکھنا چاہئے کہ اسلام انفرادی و اجتماعی ملکیتوں کا احترام کرتا اور ان کی حفاظت کا ذمہ دار حکومت کو ٹھہراتا ہے۔ آئین پاکستان میں بھی اس کے تحفظ کا وعدہ کیا گیا ہے۔ چنانچہ نصوص فقہیہ اس بات پر دال ہیں کہ غیر منقولہ جائیدادوں کی شخصی ملکیت مفاد عامہ یا مصلحت عامہ کے پیش نظر ختم کی جاسکتی ہے مگر اس کے کچھ شرائط اور اصول وضوابط ہیں۔

ان میں سے ایک یہ ہے کہ کسی کی شخصی ملکیت کو مذکورہ بالا مصالح کے پیش نظر اس سے چھینا نہیں جاسکتا۔ بلکہ اس کا معقول معاضہ ادا کر کے خریدا جاسکتا ہے۔ معاوضہ کی ادائیگی نقد یا کم از کم معجّل ہونی چاہئے۔ مستحسن یہ ہے کہ بے دخل کئے جانے والے لوگوں کو پیشگی ادائیگی کی جائے تاکہ وہ بآسانی متبادل تلاش کرسکیں۔ جائیدادوں کی قیمت کا اندازہ ماہرینِ عقار سے لگوایا جائے اور ثمن مثل (مارکیٹ کی موجودہ ویلیو کے اعتبار سے) ادا کیا جائے۔ جائیداد صرف کسی مصلحت عامہ مثلاً سڑکوں کی تعمیر، ریلوے لائنوں، ایئرپورٹوں، پلوں یا ایسے ہی دیگر مفاد عامہ کے کاموں کے لئے لی

جائے۔ اور اسے معمولی نوعیت کے سرکاری کاموں میں استعمال نہ کیا جائے۔ بالفرض حکوت کو ادائیگی کے بعد اس جائیداد کی ضرورت نہ رہے یا پروگرام بدل جائے تو اب اس جائیداد کی نیلامی یا فروخت کی صورت میں مستحق اول وہی شخص ہوگا جس سے جائیداد لی گئی۔

مساجد اور مدارس جو سرکاری منصوبوں کی زد میں آتے ہوں ان میں بھی یہی اصول کارفرما رہے گا کہ ان کے متولیان کو متبادل زمین ہی نہیں تعمیرات بھی مہیا کی جائیں گی۔ کیونکہ یہ خود مفاد عامہ اور حاجت عامہ کی چیزیں ہیں۔ مسجد کا انہدام بلاسبب ہو تو مسجد کی حرمت کے پیش نظر حرام اور معاشرتی اعتبار سے نہایت مکروہ فعل ہے۔ کیونکہ مسجد جب ایک جگہ تعمیر ہو جائے تو وہ زمین کے تحت الثریٰ سے آسمان تک مسجد ہی متصور ہوتی ہے۔ (جیسا کہ علامہ شامی نے لکھا ہے کہ **انہ مسجد الی عنان السماء، وکذا الی تحت الثری**) چنانچہ اگر مساجد سرکاری منصوبوں کی زد میں آئیں تو انہیں منہدم کرنے کی بجائے بچانے کی کوشش کی جانی چاہیئے۔ اور اگر بجز انہدام سڑک یا ریلوے لائن یا کوئی اور منصوبہ مکمل نہ ہو سکتا ہو اور اس کو منہدم نہ کرنے سے حرج شدید واقع ہوتا ہو تو مساجد کو متبادل جگہ تعمیر کرنا حکومت کی ذمہ داری ہے تاکہ لوگوں کی ایک شرعی ضرورت پوری ہو سکے۔

دینی مدارس قوم کی دینی تعلیم و تربیت کے ادارے ہیں اور صدیوں سے بغیر کسی سرکاری کفالت کے ملک و قوم کی خدمت میں مگن ہیں۔ انہیں بلاوجہ منہدم کرنا، اور ان کی تعمیر و ترقی کے راستہ میں رکاوٹیں پیدا کرنا خود ملکی مفاد کے خلاف ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں فقہ و بصیرت عطا فرمائے۔ (آمین)

ہمارا اسلام انگریزی میں

جی ہاں.................. علامہ مفتی محمد خلیل خاں قادری کی کتاب ہمارا اسلام

کا اب انگریزی ترجمہ Islam The Gorious Religion دستیاب ہے۔

ناشر ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور کراچی

☆ کتاب و سنت سے اخذ کردہ احکام، فقہی احکام کہلاتے ہیں ☆